© rasailojaraid.com

مجددین کون ہیں؟

معلم توحید اور محی السنہ

محمدی اور احمدی غور سے پڑھیں

حدیث شریف میں آیا ہے

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (مشکوٰۃ کتاب العلم)

اس حدیث کو مرزا صاحب قادیانی اور اُن کے اتباع ہر موقع پر پیش کرتے اور مرزا صاحب کو اس کا مصداق بتاتے ہیں۔ اس لئے آج اس حدیث کی مختصر سی تحقیق کیجاتی ہے امید ہے ناظرین دلی توجہ سے پڑھکر حق و ناحق میں تمیز کرینگے۔ ہم پہلے اس حدیث کے معنے اور تشریح بتاتے ہیں پھر قادیانی دعوے ذکر کر کے اُس کی پڑتال کرینگے۔

اس حدیث کا مطلب اُس کے ترجمہ ہی سے واضح ہوسکتا ہے۔ فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر (شروع میں) مجدّد پیدا کرتا رہیگا جو امت کو اصلی دین سکھائیگا"

اس حدیث کی تشریح سمجھنے کیلئے ایک دوسری حدیث سامنے رکھ لینی چاہئے۔ جس میں ارشاد ہے۔

بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء فطوبیٰ للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی۔ (مشکوٰۃ

"یعنی اسلام شروع میں (کس مپرس) مسافر کی صورت میں جاری ہوا ہے۔ (درمیان میں عزت پاکر) آخر کار پھر ایسا ہی ہو جائیگا جیسا شروع ہوا تھا۔ یعنی اسلام کے احکام اور رسوم کا کوئی خواہاں اور جویاں نہ ہوگا۔ اُسوقت جو اس کے پابند اور مبلغ ہونگے ان کی حیثیت ایسی ہوگی جیسے کوئی مسافر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی شہر میں نا پرسان حال ہوتا ہے۔ وہ خود اسلام پر عمل کرینگے اور لوگوں کو بھی پہنچائینگے۔ پس اُن مسافروں جیسے مسلمانوں کو بزبان رسالت خوشخبری ہو جو اصلاح کرینگے ہر اُس سنت نبویہ کی جو لوگوں نے بگاڑ دی ہو"

انصاف یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس حدیث میں خوشخبری دی ہے وہی اُس پہلی حدیث کے مصداق ہیں۔ یعنی مجدد دین وہ لوگ ہیں جو خالص توحید و سنت لوگوں کو سکھائیں۔ اور پہنچائیں۔ چنانچہ مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مرحوم فرماتے ہیں۔

"پس ہر عالم دیندار خدا پرست و ہر امیر عادل حق دوست کو احیار سنن و اماتت بدع فرماید و مردم را بسوئے عمل کتاب عزیز و سنت مطہرہ کشد و از تمسک محدثات و تعامل منکرات و بدعات باز دارد و او تعالےٰ بر دست او دلہائے مردہ را زندہ کند و گوشہائے کر را شنوا و چشمہائے کور را بینا سازد و طریقہ مرضیہ سلف و ائمہ ہدائے را رواج و رونق بخشد وی مجدد دین نبوی و محی سنت مصطفوی ست برابر ست کہ شخصے واحد در مائۃ واحد باین اوصاف متصف باشد یا اشخاص چند باین وصف باشند" (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۴)

"یعنی ہر دیندار عالم خدا پرست اور ہر مسلم حاکم عادل خدا دوست کہ سنتوں کو جاری کرے اور بدعات کو فنا کرے اور لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت مطہرہ کی طرف بلائے اور ہر قسم کی بدعات سے ہٹائے اور خدا تعالےٰ اُس کے ہاتھ سے مردہ دلوں کو زندہ کرے اور بہرے کانوں کو شنوا اور اندھی آنکھوں کو بینا کرے اور وہ سلف صالحین کے پسندیدہ طریق کو رواج دے ایسے لوگ مجدد دین اور محی سنت ہیں خواہ ساری صدی میں ان اوصاف سے موصوف ایک ہی شخص ہو یا کئی ایک"

ایسا ہی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور تیسیر شرح جامع الصغیر وغیرہ مذکور ہے۔

اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر صدی کا مجدد شخص واحد ہی نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ جماعت بھی ہو سکتی ہے۔ آج اسلامی دنیا کا اندازہ کیا جائے تو یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ممالک اسلامیہ اتنی وسعت میں اتنی دور دور ہیں کہ باوجود ریل اور تار وغیرہ کے ایک ہی مجدد تمام ممالک میں کام نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی ہندوستان کا مجدد چین میں اصلاح کر سکتا ہے۔ یا چین کا مجدد افغانستان میں کام کر سکتا ہے؟ امکان کو جانے دیجئے واقعات اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔

اب سوال یہ رہجاتا ہے کہ مَنْ یُجَدِّدُ میں صیغہ مفرد مضارع کا ہے پھر جمع کیسے ہوگا (جواب) اس کا یہ ہے کہ ایسے مَنْ بصیغہ مفرد قرآن مجید میں بکثرت آتے ہیں جہاں جمع مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ (پ ۱ ع ۲)

اس آیت میں مَنْ کا صلہ یَقُوْلُ صیغہ مفرد فعل مضارع ہے۔ مگر اس کو مَا ھُمْ میں جمع دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح من یجدد کا صیغہ بظاہر مفرد ہے مگر معنے میں جمع ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ان مجددین کا کام اصل اسلامی تعلیم کا اظہار کرنا ہے انکی شخصیت کو اسلام میں دخل نہیں ہوتا۔ چنانچہ گذشتہ صدیوں کے مجددین کی مثالیں ہمارے دعوے کا ثبوت ہیں۔ ورنہ پہلی صدی سے آجتک جتنے مجددین ہوئے ہیں اُن کو کوئی مسلمان داخل ایمان جانتا ہے۔ تو ذرہ اُن کی شخصیت تو بتائے۔ ہرگز نہیں بتا سکتا۔ بلکہ جس نے جس علاقہ میں اصلاح کی اُسی کو اُس کے اتباع نے مجدد کہدیا۔ چاہے دوسرے لوگوں نے نہ مانا ہو۔ ہمارے زمانہ کے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کو اُن کے اُتباع مجدد مأتہ حاضرہ کہتے ہیں۔ گو دوسرے اہل اسلام بلکہ اُن کے ہم مذہب حنفی بھی اُن کو ایسا نہیں جانتے۔

ہاں مجدد کی مختصر تعریف جیسی کہ نواب صاحب بھوپال نے حجج الکرامہ میں لکھی ہے یہ ہے۔ "جو شخص اپنے زمانہ کی بڑی بدعت کا مقابلہ کرے وہ مجدد ہے۔ چنانچہ نواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب مرحوم اپنے اعتقاد میں جن کو مجدد دین جانتے ہیں اُن کے زمانہ کی بدعات بھی شمار کی ہیں۔ اُن میں امام اشعری امام غزالی اور امام رازی وغیرہ بھی داخل ہیں۔ (حجج الکرامہ)

علماء کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں قادیانی فتنہ سب بدعات سے بڑھکر ہے۔ پس جس عالم نے اس فتنہ کے دفع کرنے پر سب سے زیادہ توجہ کی ہو اس صدی کا مجدد اس کو کہنا ممکن ہے۔ چنانچہ امام سیوطی اپنے حق میں کہتے ہیں۔

وقد رجوت ان المجدد فیها فضل الله لیس یجحد۔ (حجج الکرامہ)

(میں امید رکھتا ہوں کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں)

اسی طرح جس عالم نے دیگر بدعات کی تردید پر توجہ کی وہ اُس زمانہ کا اُس ملک کا بلکہ اُس شہر کا بلکہ اُس قصبہ کا مجدد ہوا۔ جتنی کسی کی کوشش توحید و سنت کی اشاعت اور بدعات کی مخالفت میں کی ہوگی اتنے ہی درجہ کا وہ مجدد ہوگا۔ کیونکہ مجدد باصطلاح منطق **کلی مشکک** ہے اس کے افراد کوئی اعلےٰ ہیں کوئی ادنےٰ۔ اس لحاظ سے جملہ علماء اہل توحید مجدد ہیں۔ خاصکر جس کو کسی خاص فتنہ کے دفع کرنے پر توجہ تام ہو اور اُس نے اُس پر پوری سرگرمی سے حصہ لیا ہو وہ اعلےٰ مجدد ہے۔ جیسے مولانا شاہ اسمٰعیل شہید قدس سرہ اپنے زمانہ کے مجدد اعلےٰ تھے۔

نوٹ مجدد کا فعل اصلاح دین دیکھا جائیگا زبانی دعوے کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ سابقین مجددین سے دعوے منقول نہیں۔

قادیانی دعوے اس حدیث کی بنا پر مرزا صاحب قادیانی اور اُن کے اتباع کا دعوے ہے کہ "مرزا صاحب موصوف مجدد بعہدہ مسیح موعود تھے" یہاں تک تو دونوں فریق (قادیانی اور لاہوری احمدی) متفق ہیں۔ مگر اس کی تشریح میں مختلف۔ قادیانی گروہ مسیح موعود کی حقیقت میں نبوت داخل کرتا ہے اور لاہوری اس کو مجدد عن النبوت کہتے ہیں۔ اس موقع پر ہم مسئلہ نبوت مرزا پر متوجہ نہیں بلکہ مجددیت پر توجہ ہے جو دونوں احمدی گروہوں میں مشترک ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی یہ بتانا ہے کہ مرزا صاحب اس حدیث کے ماتحت مجدد نہیں ہیں۔

(اول) اس لئے کہ اس حدیث میں (رأس مائة) کا لفظ ہے۔ یعنی صدی کے شروع پر مجدد آتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی بنیاد دعوےٰ ۱۲۷۴ھ یعنی تیرھویں صدی کے چوتھائی رہتے ہوئے مجدد ہونے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اسوقت دنیا میں آئیگا کہ جب علم قرآن زمین پر سے اُٹھ جائیگا اور جہل شیوع پاجائیگا یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے لوکان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من فارس۔ یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت وانا علےٰ ذھاب بہ لقادرون میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ" (ازالہ اوہام ص۶۵۷)

اس کی تشریح دوسری کتاب میں بھی کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں۔

"اللہ جلشانہ نے ظاہر الفاظ آیت میں وآخرین منھم کا لفظ استعمال کرکے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ لوگ جو کمالات میں صحابہ کے رنگ میں ظاہر ہونگے وہ آخری زمانہ میں آئینگے۔ ایسا ہی اس آیت وآخرین منھم لما یلحقوابھم کے تمام حروف کے اعداد سے جو ۱۲۷۵ ہیں اس بات کی طرف اشارہ کردیا جو آخرین منھم کا مصداق جو فارسی الاصل ہے۔ اپنے نشاء ظاہر کا بلوغ اس سن میں پورا کرکے صحابہ سے مناسبت پیدا کرلیگا سو یہی سن ۱۲۷۵ ہجری جو آیت وآخرین منھم لما یلحقوابھم کے حروف کی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور تولد روحانی کی تاریخ ہے جو آج کے دن تک چونتیس برس ہوتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۹-۲۲۰)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرقع صاف مضمون ہے کہ مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود ۱۲۷۴ھ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور مسیح موعود اُن کی اصطلاح میں مجدد کا اعلےٰ فرد ہے۔ جس کی صورت میں آپ مجدد بنکر تشریف لائے ہیں۔ بیشک تشریف لائیں ؎

گر بر سرو چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مگر حدیث مجدد کے ماتحت آپ نہیں ہیں۔ کیونکہ اُس میں سر صدی زمانہ بعثت مجدد قرار دیا ہے۔

دوم آپ کے کام حدیث مرقومہ میں مجدد کا کام مجمل مگر جامع بیان فرما دیا ہے کہ دین کی تجدید کریگا۔ یعنی جو دین خدا نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں جاری کیا وہی دین لوگوں کو سکھائیگا۔ اُس کے اجزاء دو ہیں۔ (۱) عقائد (۲) اور اعمال۔ عقائد سے مراد ہے توحید۔ اور دیگر مسائل ایمانیہ۔ مرزا صاحب نے توحید پر کوئی توجہ نہیں کی۔ توحید پر توجہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ آجکل جو رسوم اور خیالات توحید کے متضاد مسلمانوں اور دیگر اقوام میں پیدا ہو گئے ہیں اُن میں سے ایک ایک کی تردید کر کے نتھری ہوئی توحید پیش کرتے۔ جسکی مثال ہم کو کتاب "تقویۃ الایمان" مصنفہ مولانا شہید دہلوی یا "کتاب التوحید" مصنفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم میں ملتی ہے۔ مرزا صاحب کی جملہ تصانیف میں سوائے اپنی شخصیت منوانے کے باقی حصہ بہت کم ہے۔ توحید کو مستقل حیثیت سے تو کہیں نہیں بیان کیا بلکہ حق بات تو یہ ہے کہ توحید کے متضاد اقوال لکھ گئے ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں۔

رئیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو۔ (آئینۂ کمالات مرزا صفحہ ۵۶۴)

(یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں)

اس قسم کا دعوےٰ کسی نبی یا رسول نے نہیں کیا کیونکہ توحید میں مخل یا موہم خلل ہے۔ اتباع مرزا اس کی چاہے کچھ تاویل کریں ہمیں اُس سے بحث نہیں۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ مرزا صاحب نے توحید خالص پر کوئی توجہ نہیں کی۔ کوئی مستقل کتاب ایسی نہیں لکھی جس میں توحید کے جملہ مراتب لکھے ہوں اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے خیالات متضادہ توحید کی تردید یا اصلاح کی ہو۔ ہاں غیر مسلموں کے خیال کی تائید کی ہے جو کہتے ہیں کہ رامچندر وغیرہ پرمیشور کے اوتار ہیں اور مسیح میں خدا تھا۔ اور وہ مرزا صاحب کے مذکورہ قول کو بطور مثال پیش کر سکتے ہیں۔ اس شرکیہ تعلیم کی تائید میں چند اقوال اور بھی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

اوتیت صفة الاحیاء والافناء (خطبہ الہامیہ ص۲۳)

(مجھے مردوں کو زندہ کرنے کی اور زندوں کو مارنے کی طاقت دی گئی ہے)

ایسا دعوے کسی نبی یا رسول یا مجدد نے نہیں کیا۔ اس لئے ایسا خیال توحید کے سراسر خلاف ہے۔ توحید یہ ہے۔

"هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ" (وہی خدا زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے)

توحید اور دیگر عقائد کے بعد اعمال صالحہ ہیں۔ یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ اور اخلاق فاضلہ راست گوئی راست پسندی وغیرہ۔ مرزا صاحب نے ان امور پر بھی کوئی خاص توجہ جو حسب شان مجدد ہو' نہیں کی۔

چیلنج مرزا صاحب کے اتباع کو ہمارا چیلنج ہے کہ اُن کی تصنیفات میں جتنے اجزاء اور اوراق اُن کی اپنی شخصیت کے متعلق ہیں اُن کا دسواں بیسواں حصہ بھی ہمیں ان دینی امور توحید وسنت' اصلاح رسوم' اخلاق فاضلہ کے متعلق دکھائیں۔

ہاں ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزا صاحب کے اقوال میں یہ قول بھی دیکھتے ہیں کہ میں نے انگریزی گورنمنٹ کی خدمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں (تریاق القلوب ص۱۵) حالانکہ مجدد کے فرائض میں یہ داخل نہیں۔ ہاں خوشامد حکام میں ضرور داخل ہے جس کی بابت ارشاد ہے

اَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا (پ۵ ع ۱۶)

(کیا غیر اللہ سے عزت چاہتے ہیں عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ساری)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری نے بھی اپنے متبوعؒ (مرزا صاحب) کی حمائت میں مجدد کے فرائض جو لکھے ہیں۔ آپ اس خدمت سے بھی خالی ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"**مجدد** کے کچھ خاص فرائض ہوتے ہیں، وہ ہر مولوی کا کام نہیں کہ ادا کر سکے۔ نہ اس زمانہ میں کوئی عالم نظر آتا ہے۔ کہ جو اس وقت اس خطاب کا اہل ہوسکے۔ بدقسمتی سے یہ بحث ایک قسم کی ذاتیات کو اپنے اندر لے آئی ہے[ف۱]۔ اس لئے میں اسے چھوڑتا ہوں۔ میں مسلم مجددین کی زندگی کو سامنے رکھکر ان فرائض کو گن دیتا ہوں جو کسی مجدد کے ہوا کرتے ہیں۔ تو پھر مجدد کی تشخیص ایک آسان امر ہو جائیگا۔ مجدد کا پہلا فرض یہ ہے کہ اسلام پر سے اندرونی اور بیرونی حملوں کو دور کرے اولاً غیر مسلم کی طرف سے جس قسم کے حملے اسلام پر ہوں انکا دفعیہ کرے۔ بالمقابل ان عقائد باطلہ کی تردید کرے جو غیر مسلم مذاہب تعلیم کرتے ہیں۔

دوئم ان امراض کا علاج کرے جو اسلام کے اندر پیدا ہوگئیں یعنی ان غلط عقائد کی تردید کرے جنہوں نے مسلم جماعتوں میں پیدا ہوکر مشکلات پیدا کردی ہوں۔

ثالثاً ان راہوں کو سوچے جن سے اسلام کو تقویت ہو۔

رابعاً مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرے جو اسلام پر آنیوالے ہوں اور انکا صحیح علاج بھی بتائے۔" (مجدد کامل صفحہ ۹۴)

یہ تو ہے رائے خواجہ صاحب کی جو بجائے خود رکھئے۔ اس کے بعد مقابل میں مرزا صاحب کا اپنا قول سنئے۔ فرماتے ہیں:۔

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو۔ اور انکا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے، دنیا اس کو بھول جائے۔ خدا واحد کی عبادت ہو۔" (قول مرزا در اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

ف۱ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کو زیر بحث لانے سے بچتے ہیں مگر اس سے چارہ نہیں۔ کیونکہ مقصود بالذات اثباتاً یا نفیاً وہی ہیں۔ (مرقع)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ ہمارا روئے سخن مرزا صاحب کی مجددیت کی طرف ہے۔ اس لئے پہلے انہی کے الفاظ کو زیر بحث لاکر ناظرین بالخصوص اتباع مرزا سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب کی تشریف آوری کی یہ دونوں اغراض پوری ہو گئیں یعنی مسلمان کامل متقی بنگئے۔ کیا عیسائی دنیا مسیح کی الوہیت کو بھول گئی؟ جی خوش کرنے کو کوئی کچھ کہہ لے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس دفعہ کی مردم شماری میں مسلمان تو فی صدی ۵ بڑھے ہونگے۔ عیسائی فیصدی پچیس بڑھے ہیں۔ عموماً اسلامی ممالک میں صلیب کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور جب سے مرزا صاحب نے دعویٰ مسیحیت کیا ہے۔ روز بروز اسلامی حکومتیں زوال میں اور عیسائیت کمال میں ہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت کا کیا کہنا۔ عیاں راچہ بیان۔ کوئی شرعی اور اخلاقی عیب نہیں جو مسلمانوں میں نہ پایا جاتا ہو۔ یہانتک کہ مرزا صاحب کے فرزند میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے اسپر ایک مرثیہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے:۔

اے چشمۂ علم و ہدیٰ اے صاحب فہم و ذکا
اے نیکدل اے باصفا اے پاک طینت باحیا

اے مقتدا اے پیشوا اے میرزا اے رہنما
اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ اے نائب رب الوریٰ

کچھ یاد تو کیجیے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

دیتے تھے تم ہر دم خبر بندہ تھی جس سے یاں کمر
مٹ جائیگا سب شور و شر موت آئیگی شیطان پر

پاؤگے تم فتح و ظفر ہونگے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہوگی بسر ہوگا خدا مد نظر

واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالت ادبار ہے

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کا رہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں

ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعیں
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمیں

بے چین ہے جان حزیں حالت ہماری زار ہے

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں

ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں، ہیں ڈاکٹر پر زار ہیں

حالات پُر اسرار ہیں، دل مسکن افکار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب
پیچھے پڑا ہے انکے اب دشمن لگائے تا نقب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب ہیں منتظر اس کے کہ کب آتے ہیں امداد رب

پیالہ بھرا ہے لب بہ لب ٹھوکر ہی اک درکار ہے

کیا آپ کا الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے

قسمت یونہی بدنام ہے دل خود اسیر دام ہے اب اس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے

ملتی نہیں مے، جام ہے بس اک یہی آزار ہے

(کلام محمود صفحہ ۹۸)

اس مرثیہ کے بعد ہم خواجہ صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے پوچھتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا یہ فقرہ کیا معنے رکھتا ہے۔ مجدد کا پہلا فرض یہ ہے کہ:۔

"اسلام پر سے بیرونی اور اندرونی حملوں کو دور کرے"؟

بیرونی حملوں سے مراد ہے غیر مسلموں کے اعتراضات، مرزا صاحب نے کیا دور کئے؟

(۱) کیا سوامی دیانند بانی آریہ سماج کے حملوں (ستیارتھ پرکاش) کا جواب دیا۔

(۲) کیا عیسائیوں کی زبردست کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا جواب دیا؟

(۳) کیا آریوں کی کتاب "ترک اسلام" کا جواب دیا۔

(۴) کیا آریوں کی زہریلی کتاب "رنگیلا رسول" کا جواب اُن کے مشن نے دیا۔

(۵) کیا پنڈت دھرم بھکشو کی کتاب "وید اور قرآن" کا جواب کسی نے دیا۔

(۶) کیا عیسائیوں کی نہایت دل آزار کتاب اُمہات المومنین کا جواب مرزا صاحب نے دیا؟

(۷) کیا پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق صاحب کا جواب مرزا صاحب نے کچھ دیا۔

(۸) کیا پادری اکبر مسیح کی تصنیفات کا جواب دیا۔

کہانتک گنائی جائیں۔ جہانتک واقعات کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کچھ نہیں دیا واللہ اعلم و علمہ اتم۔

جو کوئی ہماری بات قابل قبول نہ جانے، وہ مہربانی کر کے مرزا صاحب کی جملہ تصنیفات [illegible] سامنے آئے [illegible] انکی شخصیت منوائیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے متعلق میں الگ کر کے باقی اوراق پر ہمیں دکھائیے کہ ان میں کیا ہے"۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ان کی شخصیت کو الگ کردیں تو جملہ کتب مصنفہ مرزا میں اتنے اوراق شائد بچینگے جن سے بمشکل چند پتنگ بن سکیں، دگر ہیچ۔

ہمارے چیلنج کے ثبوت میں بہت سے واقعات ہیں منجملہ ایک درج ذیل ہے:۔

جون ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا صاحب کا عیسائیوں سے بہت بڑا مباحثہ پندرہ روز تک ہوا جس کے آخر میں مرزا صاحب نے جو مخصوص جوہر دکھایا۔ وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور اس کو سخت ذلت پہنچیگی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی۔ بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے۔ اور بعض لنگڑے چلنے لگینگے اور بعض بہرے سُننے لگینگے۔

اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ سو الحمد للہ و المنتہ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا۔ اور باوجود سننے کے نہیں سُنتا۔ اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ خدا ہے۔ لیکن اب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَیں جانتا ہُوں کہ فیصلہ کا وقت آگیا مَیں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اَور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اِس نشان کے لئے تھا۔ مَیں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھُوٹی نکلی۔ یعنی وہ فریق جو خداتعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو مَیں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہُوں مجھکو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور مَیں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔" (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹)

ناظرین! بغور دیکھئے کہ اس کلام بانظام میں مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں:۔

"مباحثہ تو معمولی ہے۔ البتہ مخالف کی موت کے متعلق پیشگوئی اپنے اندر مجددیت کی شان رکھتی ہے"

بہت خوب! پھر اس شان مجددیت کا حشر کیا ہُوا؟ دنیا کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کا مقابل عیسائی مناظر بوڑھا ڈپٹی آتھم میعاد پیشگوئی سے بہت پیچھے تک زندہ رہا جس کی بابت عیسائیوں نے مرزا صاحب پر فتح پانے کے اظہار میں وہ دھوم مچائی کہ الامان و الحفیظ۔ نثر و نظم کے اشتہارات اور رسائل شائع کئے منجملہ ایک نظم درج ذیل ہے:۔

رسولِ قادیانی کو پھر الہام ہُوا

پنجۂ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی ۔۔۔ توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آکر دیکھ لو آنکھوں سے خود ۔۔۔ بات یہ کب چھُپ سکے ہے اب چھپائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا ۔۔۔ بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلانا صریح ۔۔۔ کون مانے ہے بھلا یہ کج ادائی آپ کی
جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی ۔۔۔ بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حق ہے صادق اور صادق حق کا سب الہام ہے — ہوگئی شیطاں سے ثابت آشنائی آپ کی
ہوگیا ثابت ہے سب اقوالِ بد سے آپکے — کررہا بیشک ہے شیطاں رہنمائی آپ کی
اپنے پنجے سے نہیں شیطاں تمہیں دیتا نجات — اس کو کب منظور ہے اک دم جدائی آپ کی
تم ہو اس کے اور اب وہ ہے تمہارا یار غار — رات دن کرتا وُہی ہے پیشوائی آپ کی
ہم نہ کہتے تھے کہ شیطاں کا کہا نہ مانو یار! — کس بلا میں اس نے دیکھو جاں پھنسائی آپکی
ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دُھتکار ہے — دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپ کی
خوب ہے جبرئیل اور الہام والا وہ خدا! — آبرو سب خاک میں کیسی رلائی آپ کی
ہے کہاں اب وہ خدا جس کا تمہیں الہام تھا — کس لئے کرتا نہیں مشکلکشائی آپ کی
اب بتاؤ ہیں کہاں وہ آپ کے پیر و مرید — جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپ کی
کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تو حاصل اس سے کیا — ڈوم کنجر دہریئے کنجڑے قصائی آپ کی
آپنے خلقت کو ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ — جانتے ہیں ہم یہ ساری پارسائی آپ کی
کچھ کرو خوفِ خدا کیا حشر کو دوگے جواب — کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر — سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپ کی
کرکے مُنہ کالا گدھے پہ کیوں نہیں ہوتے سوار — فیصلے کی شرط ہے مانی منائی آپ کی
ڈاڑھی سر اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے — کرہی ڈالیگا حجامت اب تو نائی آپ کی!
آپ کے دعووں کو باطل کردیا حق نے تمام — اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی
اب بھی فرصت ہے، اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے — ہاتھ کب آئیگی یہ مہلت گنوائی آپ کی
سخت گمراہ ہو نہیں سمجھے مسیح کی شان کو — راہِ حق اور زندگی سے ہے لڑائی آپ کی
خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سُرخرو! — ہوگئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپ کی
اب دامِ مکر اور کسی جا بچھائیے! — بس ہوچکی نماز مصلّے اٹھائیے

یہ ایک نمونہ ہے اُن تحریرات کا جو عیسائیوں نے فتح برمرزا کے موقع پر شائع کی تھیں مفصل ہمارے رسالہ الہاماتِ مرزا میں ملاحظہ ہو۔

ناظرین! یہ ہیں مرزا صاحب کی بحیثیت مجدد اور بحیثیت مسیح موعود اسلامی خدمت،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ ایک ایسے مباحثہ میں جس میں قرآن مجید نے خود دلائل دیگر مسلمانوں کو سبکدوش کر دیا ہوا ہے یعنی حضرت مسیح کی الوہیت جیسی ریگ کی دیوار اس میں بھی مرزا صاحب کو بلحاظ اپنی خصوصیت کے مُنہ کی کھانی پڑی۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ؎

لطف پر لطف ہے املا میں مرے یار کے یار !
حاجطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے حمار

بقول خواجہ کمال الدین صاحب دوسرا کام مرزا صاحب مجدد کا اندرونی حملوں کا جواب دینا تھا۔ کیا مرزا صاحب نے اسلامی فرقوں کے عقائد فاسدہ پیر پرستی۔ قبر پرستی تعزیہ پرستی۔ حجر و شجر پرستی پر توجہ کی؟ کیا مسلمانوں کے مرنے جینے کی رسوم بدعیہ پر توجہ فرمائی؟ آہ! کیا اچھا ہوتا کہ مرزا صاحب کی کوئی چھوٹی سی کتاب تذکیر الاخوان جیسی بھی ہمیں مل جاتی۔ مسئلہ تقلید کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت تفرقہ ہے۔ مرزا صاحب نے اس میں کچھ فیصلہ کیا؟ آخر کیا تو کیا کیا! لاؤ کوئی صاحب ہمیں دکھائیں۔ ہم دیکھنے کے بڑے مشتاق ہیں مگر زبانی دعوے سے نہیں۔ کہ لمبے چوڑے الفاظ سے ان کو "سلطان القلم" وغیرہ لکھ کر ہمیں ٹالدیں ہم ایسی بھول بھلیوں میں پھنسنے والے نہیں کیونکہ ہمارا قول ہے ؎

مفت اُٹھنے کے نہیں در سے ترے یار کبھی !
ایک مقصد کے لئے باندھ کے اَڑ بیٹھ گئے

ہمیں واقعات اور حوالجات سے دکھایا جائے۔ کہ مرزا صاحب نے فلانی کتاب میں بیرونی اور اندرونی حملوں کے جواب ان الفاظ میں دیئے ہیں۔ بشرطیکہ اُن الفاظ کو اپنی شخصیت ثابت کرنے میں صرف نہ کیا ہو۔"

خواجہ صاحب کی تحریر میں یہ بھی ذکر ہے:۔

"ان امراض کا علاج کرے جو اسلام کے اندر پیدا ہوگئیں"۔

آہ! ہم کیسے مان لیں کہ اندرونی امراض کا علاج مرزا صاحب نے کیا۔ بحالیکہ جگہ جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان قبروں اور مزاروں پر سجدے کر رہے ہیں جس کو ہماری بات کا یقین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ ہو، وہ لاہور میں حضرت علی ہجویری (معروف داتا گنج بخش مرحوم) کے مزار پر، اجمیر، پیران کلیر وغیرہ مقامات میں جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ ان لوگوں کا کوئی بھی مطلب ہے جو خدا کے سامنے پیش کریں۔ جملہ مقاصد پورا کرنے والے ان بزرگوں کو سمجھتے ہیں۔ ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک بھی اسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ہاں اس میں کچھ کمی آئی ہے تو غازی فی سبیل مولانا شہید دہلوی کے کلمات طیبہ سے آئی ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ خود مرزا صاحب بھی جن سے مستفید ہونگے

خواجہ صاحب کے کلام میں یہ بھی ہے کہ "مجدد ان راہوں کو سوچے جن سے اسلام کو تقویت ہو" بالکل ٹھیک ہے مجدد قادیانی نے کیا سوچا اور کیا بتایا مسئلہ وفات مسیح اور ذات خاص کے سوا کوئی اور بات بتائی ہو تو ہم کو بتائی جائے۔

ہاں یاد آیا اسلام کی تقویت کا ذریعہ وہ تھا جو بالفاظ نبویہ ہم عرض کرتے ہیں:۔

ذروۃ سنامہ الجہاد (الحدیث)

(اسلام کی بلندی جہاد میں ہے۔)

مرزا صاحب نے اپنی بلند ہمتی سے جہاد کو منسوخ کر دیا (اشتہار انعامی) حالانکہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔ الجہاد ماض الیٰ یوم القیامۃ (جہاد قیامت تک جاری رہیگا)

خواجہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "مجدد مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرے جو اسلام پر آنیوالے ہوں" ہمارا بھی اسپر صاد ہے مگر سوال یہ ہے کہ مجدد قادیانی نے کیا آگاہ کیا بس یہی کہ مجھے مانو جس کی تشریح بزبان مولوی محمد احسن امروہوی خطبہ جمعہ میں یوں کرائی، خود سنی اور خاموشی سے اسپر مہر توثیق ثبت کی۔ "اگر لوگ اس نبی (مرزا صاحب) کی اطاعت نہ کرینگے تو وہی ہوگا جو عادیوں اور فرعونیوں کیساتھ ہوا" (اخبار بدر ۲ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء)

حالانکہ نافرمان اور غیر مطیع تو آجتک زندہ ہیں مگر قادیانی نبی صاحب خود ہی تشریف لیگئے (شاید خفا ہو گئے ہونگے) جسپر کسی اہل ذوق نے کیا ٹھیک کہا ہے ؎

اُس نازنین کو دیکھنا جو دت نہ چھیڑنا گر روٹھ بھی گیا تو منایا نہ جائے گا

مختصر یہ ہے کہ مجدد ہو یا مسیح موعود ہو ہم کسی کے دعوے محض سے اسکو نہیں مان سکتے بلکہ کام دیکھکر مانینگے شیخ سعدی مرحوم نے کیا ٹھیک کہا ہے ؎ ہنر بنما اگر داری نہ جوہر گل از خار ست و ابراہیم از آذر

© rasailojaraid.com